174679 ـ بیوی حق معاشرت ادا نہیں کرتی اور بیٹی سے دور ہو جانے کے خدشہ سے طلاق نہیں دینا چاہتا

سوال

میری شادی کو سات برس بیت چکے ہیں اس دورا میری بیوی مجھ سے معاشرت میں انکار کرتی رہی ہے، اور اس طرح میں بیوی کو اچھے اور خوبصورت لباس زیب تن کرنے کا کہتا لیکن بہت ہی کم ایسا کرتی ہے، میں شادی سے اکتا گیا ہوں، کئی برس قبل اس نے طلاق بھی مانگی تھی، لیکن اس وقت سے میری بیوی کے تعلقات میں گرمجوشی آئی ہے.
اب ہماری بچی دو برس کی ہے، اور بیوی کے تعلقات میں گرمجوشی نہیں رہی، میں نے بیوی کو بتایا کہ میں شادی سے خوش نہیں لیکن اس کی حالت پھر بھی تبدیل نہیں ہوئی، میں اسے طلاق دینے کا سوچتا ہوں لیکن بچی آڑے آ جاتی ہے کہ طلاق کی صورت میں بچی سے دور ہو جاؤنگا.
میں بہت پریشان رہتا ہوں حتی کہ خود کشی کی سوچ بھی آئی لیکن میری بیوی کی حالت ویسی کی ویسی ہے، اگر طلاق واقع ہوگئی تو بچی سے دور ہو جانے کی بنا پر میں اور زیادہ پریشان ہو جاؤنگا، ہم نے شادی کو بہتر بنانے اور اصلاح کی بہت کوشش کی اور مشورہ بھی کیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، برائے مہربانی مجھے کوئی نصیحت فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی نے خاوند اور بیوی کو حسن معاشرت اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

اور ان عورتوں سے بہتر اور اچھے انداز کے ساتھ بود و باش اختیار کرو النساء (19).

اور ایك دوسرے مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان اس طرح ہے:

اور ان عورتوں کو بھی اسی طرح حق حاصل ہیں جس طرح ان کے اوپر (خاوند کے) حق ہیں اچھے طریقہ سے، اور مردوں کو ان عورتوں پر فضیلت حاصل ہے، اور اللہ تعالی غالب و حکمت والا ہے البقرۃ (228).

حسن سلوك اور حسن معاشرت میں یہ بھی شامل ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں ایك دوسرے کا خیال رکھیں، اور ایك دوسرے کے لیے خوبصورتی اختیار کرتے ہوئے خوبصورت لباس زیب تن کریں، اور عفت و عصمت اختیار کرتے

ہوئے اپنی شرمگاہ كی حفاظت كی جائے.

اسی لیے بیوی كا اپنے خاوند سے انكار مجامعت بہت شدید حرام قرار دیا گیا ہے، جیسا كہ امام بخاری اور امام مسلم نے درج ذیل حدیث روایت كی ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب مرد اپنی بیوی كو بستر پر بلائے اور بیوی انكار كر دے تو خاوند ناراض ہو كر رات بسر كرتا ہے تو فرشتے اس عورت پر صبح تك لعنت كرتے رہتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3237) صحیح مسلم حدیث نمبر (1436).

اور اگر بیوی بغیر كسی شرعی عذر كے خاوند كا حق مجامعت و معاشرت ادا نہیں كرتی تو اسے نافرمان تصور كیا جائیگا اور اس كا نان و نفقہ اور لباس كا خرچ ساقط ہو جائیگا.

خاوند كو چاہیے كہ ایسی بیوی كو اللہ كا خوف دلائے اور اسے اس كے انجام اور سزا سے آگاہ كرے، اور اس سے بستر علیحدہ كر لے، اور اس كے باوجود وہ حق مجامعت ادا نہیں كرتی تو وہ اسے ہلكی سا مار كی سزا بھی دے سكتا ہے لیكن زخم وغیرہ نہ آئیں.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اور جن عورتوں كی تمہیں بد دماغی اور نافرمانی كا ڈر ہو تو تم انہیں وعظ و نصیحت كرو، اور انہیں بستر سے علیحدہ كر دو، اور اور انہیں مار كی سزا دو، اگر تو تمہاری اطاعت كر لیں تو تم ان پر كوئی راہ تلاش مت كرو، یقینا اللہ تعالی بلند و بالا ہے النساء (34).

اور اگر یہ ذرائع اور وسائل كام نہ آ سكیں اور بیوی كی اصلاح نہ ہو تو پھر آپ اپنے خاندان سے ایك منصف شخص اختیار كریں، اور آپ كی بیوی بھی اپنے خاندان سے ایك منصف شخص اختیار كرے تاكہ وہ اس مشكل كو حل كر كے كوئی فیصلہ كریں.

جیسا كہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اور اگر تمہیں ان دونوں كے مابین اختلاف كا ڈر ہو تو پھر خاوند كے خاندان سے ایك منصف شخص اور بیوی كے خاندان سے ایك منصف شخص اختیار كرو، اگر وہ دونوں اصلاح كا ارادہ ركھتے ہوں گے تو اللہ تعالی ان كے مابین توفیق پیدا كر دیگا، یقینا اللہ تعالی علم والا خبردار ہے النساء (35).

اگر آپ سمجھیں کہ اسے طلاق کی دھمکی سیدھا کر دیگی اور دھمکی سے ہی اس کی اصلاح ہو جائیگی تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ اگر آپ کا ظن غالب یہ کہتا ہو کہ اسے طلاق دینا اس کی اصلاح کر دیگا اور اسے سیدھی راہ پر لے آئیگا تو آپ اسے ایك طلاق دے کر کچھ مدت کے لیے چھوڑ دیں اور پھر عدت ختم ہونے سے قبل اس سے رجوع کر لیں.

اور اگر اسے بھی اپنے نکاح میں رکھتے ہوئے آپ کے لیے دوسری شادی کرنا ممکن ہو تو آپ کے لیے اسے طلاق دے کر بچی کو ضائع ہونے سے دوسری شادی کرنا بہتر ہے.

اور آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی بیوی کے ساتھ اپنی سیرت کو دیکھیں اور سوچیں کہ کہیں آپ اس کے ساتھ کوتاہی کا مرتکب تو نہیں ہو رہے، یا پھر کہیں آپ کوئی ایسا کام تو نہیں کر رہے جس سے آپ کی بیوی کو تکلیف ہوتی ہو اور اس طرح وہ آپ سے نفرت کرنے لگی ہے.

عقل مند وہی ہے جو اپنا محاسبہ کر کے اپنی غلطیوں کی اصلاح کر لیتا ہے، اور پھر کچھ مشکلات تو ایسی ہوتی ہیں جو اسی صورت میں حل ہو سکتی ہیں جب ان کا سبب معلوم ہو جائے اور صراحت سے بیان کر دی جائیں.

دوم:

مومن شخص کو صبر و تحمل اور قوت و عزم سے مزین ہونا چاہیے، اسے مصائب اور پریشانیوں کے آنے پر کمزور نہیں بن جانا چاہیے، بلکہ وہ ڈٹ کر ان کا مقابلہ کرے اور انہیں حل کرنے کی کوشش کرے، اور کثرت سے اطاعت کے ایسے اعمال کرے جو اس کے ایمان کو قوت بخشیں، اور ثابت قدمی میں اس کے ممد و معاون ثابت ہوں.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو صبر اور نماز کے ساتھ مدد حاصل کرو یقینا اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے البقرة (153).

یہ یاد رکھیں کہ خودکشی کبیرہ گناہ اور حرام ہے، خودکشی کرنے والے شخص کو تو ابدی جہنم کی سزا کی وعید سنائی گئی ہے ـ اگر انسان دنیاوی تنگی سے چھٹکارا حاصل کر بھی لے ـ تو آخرت کے عذاب سے دوچار ہو جائیگا.

پھر یہ خود کشی اس کے گھر والوں اور رشتہ داروں کے لیے اکتاہٹ و تکلیف کا باعث بنےگی، آپ ذرا اپنی اس بچی کی حالت پر غور کریں جس کی بنا پر آپ اتنے پریشان ہو رہے ہیں، کہ اگر آپ نے خود کشی کر لی تو اس بچی کی مستقبل میں کیا حالت ہوگی، اور اس کا انجام کیا ہوگا؟؟!!

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو اس مصیبت سے چھٹکارا دلائے اور آپ کے لیے اس سے نکلنے کی کوئی راہ بنائے.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (111938) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .